شاہ بلیغ الدین

مخدُوم جہانیاں

ایک بزرگ ہیں۔ اوچ شریف میں ان کا مزار ہے۔ سید جلال الدین بخاری اسم گرامی تھا۔ جہانیاں جہاں گشت کہلاتے تھے۔ کہتے ہیں ایک عید کے دن وہ ملتان میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کے مزار پر فاتحہ پڑھ رہے تھے اور دل میں خواہش تھی کہ آج اس در سے کچھ عیدی مل جائے۔ انہیں عالم توجہ میں معلوم ہوا کہ اس دن سے ان کا لقب مخدوم جہانیاں ہوگا۔ یہی ان کی عیدی ہے۔

سلطان فیروز شاہ تغلق بڑا ذی علم بادشاہ تھا۔ اس نے چالیس سال ہندوستان پر حکومت کی۔ حضرت سے اسے نیاز حاصل تھا اور وہ ان کا بڑا معتقد تھا۔ لیکن فیروز شاہ تغلق کا ایک وزیر حضرت سے اللہ واسطے کا بیر رکھتا تھا۔ بے وجہ! بے کار! سیر العارفین میں حامد بن فضل اللہ جمالی نے اس وزیر کا نام لکھا ہے خان جہاں ملنگی۔ میرا خیال ہے یہ وزیر نہیں ملتان کا حاکم تھا۔ گورنر یا صوبہ دار وزیر ان کے برابر ہی ہوتے ہیں۔ الدرُّ المنظوم میں جو تفصیل ملتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خان جہاں بھی حضرت کا معتقد تھا۔ یوں بھی دنیا دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا کسی کا نیازمند ہو تو مملکت کے سبھی حاکم اور سفیر وزیر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شروع شروع میں خان جہاں برگشتہ رہا ہو۔

اس خان جہاں کے حکم سے اس کے ایک محرّر کا لڑکا یعنی آج کی اصطلاح میں اس کے ایک سیکرٹری کا لڑکا جیل میں ڈال دیا گیا۔ یہ قید بڑی بامشقت تھی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ خان جہاں کے غصّے کی زد میں سخت مصیبت بھگت رہا تھا۔ محرّر نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ کوئی صورت بیٹے کی رہائی کی نظر نہ آئی تو مخدوم جہانیاں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رویا پیٹا، اپنا احوال بتایا اور درخواست کی کہ دو بول اس کی آزادی کے لئے آپ کی زبان سے نکل جائیں گے تو اسے رہائی مل جائے گی۔

اللہ والوں کا کیا ہے وہ تو دوسروں کی مدد کے لئے ہمیشہ پابرکاب رہتے ہیں انہوں نے فرمایا آؤ! چلو میرے ساتھ ابھی چل کر خان جہاں سے بات کرتے ہیں! وہ آپ کو لے کر خان جہاں کے گھر گیا۔ ملازم کے ذریعے اطلاع کر دی گئی۔ جواب آیا کہ ____ شیخ صاحب سے کہہ دو یہاں ان

کی سفارش نہیں چلے گی ۔ میں ان کا منہ بھی نہیں دیکھنا چاہتا ان سے کہو کہ فوراً چلے جائیں اور پھر کبھی نہ آئیں ۔
شیخ المشائخ سماء الدین لکھتے ہیں کہ انیس مرتبہ وہ ان کے دروازے پر سفارش کے لئے گئے ۔ ہر مرتبہ بڑی حقارت سے یہی جواب ملا ۔

اللہ کے رسول کا صحابۂ کرام رضؓ سے ارشاد تھا کہ اچھی باتوں کے لئے ضرور سفارش کیا کرو ! کسی مظلوم کو اس کا حق دلانے کی کوشش اور سفارش ثواب کا موجب ہوتی ہے ۔ وہ سفارش جو کسی کا حق چھین کر اپنے یا اپنے ہوتے سوتوں کے فائدے کے لئے ہو گناہ ہے ۔ ایسی سفارش سننا بھی نہیں چاہیئے ۔ بیسویں مرتبہ جب حضرت سفارش لے کر گئے تو اس نے کہلوایا کہ —— سید تم کو غیرت نہیں ہے کہ اتنے مرتبہ میں نے جھڑک دیا تم پھر سفارش لئے چلے آرہے ہو ! حضرت نے جواب میں کہلوایا کہ —— میں جتنی مرتبہ سفارش کے لئے آتا ہوں مجھے دُہرا ثواب ملتا ہے ۔ میں ایک مظلوم کو تیرے ہاتھوں سے رہائی دلانا چاہتا ہوں تاکہ تجھے گناہ سے بچاؤں اور ثواب پہنچاؤں ۔ جانے حضرت نے کس جذبے اور کس اثر یہ بات کی کہ وہ گھر سے ننگے سر ننگے پاؤں نکل آیا ، اپنے گلے میں رسّی باندھ لی کہ بے شک میں آپ کا مجرم ہوں اقرار کرتا ہوں ، آئندہ کے لئے توبہ کرکے آپ کے مریدوں میں شامل ہو گیا ، محرّر کے لڑکے کو آزادی دی ، اسے خلعت اور گھوڑا دیا ، حضرت کی خدمت میں بڑا نذرانہ پیش کیا ، حضرت نے وہ نذرانہ بھی اس لڑکے کو بخش دیا ۔ اور اللہ کا شکر کرکے چلے آئے ۔

احرار کارکن رانا حبیب اللہ صاحب کو صدمہ

مجلس احرارِ اسلام لاہور کے مخلص کارکن جناب رانا حبیب اللہ صاحب کے والدِ گرامی گذشتہ ماہ انتقال فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔
اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے ۔ تمام اراکینِ ادارہ رانا صاحب سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور شریکِ غم ہیں ۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا اور ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام فرمائیں ۔

(ادارہ)